ناشر: فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی مبارک زندگیوں کے حالات و واقعات کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کو خالق کائنات جل جلالہٗ نے ایسے ایسے کمالات عطا فرما دیئے کہ وہاں تک عقل انسانی کی رسائی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی منطقی و فلسفی کا طائر تخیل وہاں تک پرواز کر سکتا ہے' ایسے مخصوص واقعات میں بصارت و سماعت کے اسباب کی تمام ظاہری دیواریں گرا دی جاتی ہیں اور تمام باطنی حجابات اُٹھا دیئے جاتے ہیں......

پھر زمین و آسمان کے تمام پوشیدہ خزائن حتیٰ کہ فرش و عرش کے تمام مخفی مناظر اور لامکان کے رموز و اسرار بے پردہ ان کے سامنے آ جاتے ہیں جیسے کہ حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ' حضرت ادریس و عیسیٰ علیہم السلام کے واقعات و مشاہدات معروف ہیں یعنی ہر نبی کو کسی نہ کسی خاص صورت میں معراج حاصل ہوتا رہا ہے

لیکن چونکہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ تمام سے اعلیٰ و افضل اور تمام کے امام ہیں' اس لئے آپ کے معراج کا یہ عظیم الشان اور حیرت انگیز واقعہ و معجزہ بھی حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی (ﷺ)

محترم قارئین "رضائے مصطفےٰ"! اب واقعہ کچھ قدرے تفصیل سے قرآن و حدیث کی روشنی میں پڑھئے:

خیال رہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر (واقعہ) کو اسراء اور وہاں سے آگے لامکان تک کی سیر کو معراج کہتے ہیں......ان دونوں حصوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ پہلا حصہ اسراء کا ذکر مندرجہ ذیل آیہ مبارک میں ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

ترجمہ: "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے"۔

(پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۱)

رسول اللہ ﷺ جامع الصفات و جامع الکمالات ہیں' اس لئے آپ کے معراج کا وقت بھی جامع الاوقات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لیلاً" رات کے بہت ہی کم وقت میں۔

☆ صاحب کشاف نے لکھا ہے "لیلاً بلفظ التنکیر تقلیل مدۃ الاسراء یعنی لیلاً نکرہ ذکر کر کے واضح کر دیا ہے کہ یہ سیر بہت کم مدت میں ہے"۔

معراج شریف کا واقعہ علم انسانی کیلئے اشارہ ہے کہ کائنات رنگ و بو میں موجود عناصر کی انوکھی ترکیب سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ انسان روشنی کی رفتار کو پالے گا اگر ایسا نہ ہو تو اتنا طویل ارفع و اعلیٰ سفر کروڑوں نوری سالوں کی مسافتوں میں پھیلا ہو واقعہ کیسے ہو گیا؟

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں (اقبال)

جدید سائنس بھی اب اس سچائی تک رسائی حاصل کر چکی ہے کہ رفتار میں کمی و بیشی کے مطابق وقت کا پھیلنا سکڑ جانا جسم کے حجم ا فاصلوں کا پھیلنا اور سکڑنا قوانین فطرت اور منشائے خداوندی

عین موافق ہے......قرآن مجید میں "طئی زمانی" (یعنی وقت کا سمٹ جانا) طئی مکانی (مسافت کا سمٹ جانا) کا ذکر واضح موجود ہے۔ طئی مکانی کا حوالہ ملاحظہ کریں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں ملکہ سبا کے تخت کے آنے لانے کے بارے قرآن پاک میں تفصیلاً ذکر ہے۔ (سورہ النمل آیت نمبر ۲۷، ۲۹)

یہ طئی مکانی کی ایک ناقابل تردید مثال ہے کہ فاصلے سمٹ گئے ......اس کرامت کا ظہور حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی سے ہوا ہے تو پھر اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کے اُمت کے اولیاء عظام کی طاقت کا کیا حال ہوگا؟

۔ چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایہ ہی پلٹ دیں دنیا کی یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہو گا

طئی زمانی کا ذکر اصحاب کہف اور حضرت عزیر علیہ السلام کے واقعات کے حوالہ سے قرآن کریم میں پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کیلئے زمانے واوقات سمٹ گئے۔ (الکہف)

☆ یہ ذکر ہوا معراج کے پہلا حصہ "اسراء" کا......معراج کے دوسرے حصہ کا ذکر سورہ النجم میں ہے۔

لفظ سبحان: واقعہ اسراء کا آغاز سبحان (تسبیح) سے کرنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ امر عجیب دیکھنے سننے پر (سبحان اللہ) تسبیح بیان کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ سیر کرانے والا ہر نقص و کمزوری سے پاک ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جیسا کہ خود صاحب معراج شب اسراء کے دولہا ﷺ نے مفہوم بیان فرمایا ہے (تنزیہ اللہ من کل سوء) یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر عیب سے پاک ہونا ہے۔ (المستدرک)

اسریٰ: اس واقعہ کو لفظ "ذھب"۔ "سفر" کے لفظ سے نہیں بلکہ اسراء (سیر) سے تعبیر فرمایا تا کہ پتہ چلے کہ یہ سفر خوشی و سُرور سے ہوا ہے۔

دوم: دوران سیر انسان کی نظر اشیاء کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ زمین کے اوپر کے احوال سے ہی نہیں بلکہ اس کے نیچے کے حالات سے بھی آگاہ ہوئے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا بیان فرمایا اور اہل مکہ کے قافلوں کے حالات و واقعات کو الگ الگ تفصیل سے بیان فرمانا......سیر کرنے اور کروانے میں بھی بڑا فرق ہے۔

توجہ فرمایئے کہ جب سیر کروانے والا خود خالق کائنات ہو اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کو سیر کروائے تو پھر کائنات کا کون سا گوشہ ہوگا جو سامنے لایا گیا ہوگا؟

اس لئے صاحب معراج شب اسریٰ کے دولہا ﷺ نے فرمایا "میں مقام مستویٰ تک...... پہنچا حتیٰ کہ میں نے اقلام تقدیر کی آواز سنی" یعنی میں کائنات کے ذرہ ذرہ پر مطلع ہو گیا۔

(بخاری و مسلم، عمدۃ القاری)

بِعَبْدِہٖ: یہاں لفظ نبی یا حبیب نہیں لایا گیا بلکہ لفظ "عبد" لایا گیا تا کہ "لئلا تضل امته کالنصارىٰ" کہیں نصاریٰ کی طرح آپ کی اُمت (آپ کا اتنا بلند مقام و کمال دیکھ کر دن کر) گمراہ نہ ہو جائے۔ (فتح الرحمٰن) ☆ نیز آپ نے بھی اپنے لئے لفظ عبد پسند فرمایا ہے۔ (الحدیث)

☆ حضرت امام ابو علی دقاق فرماتے ہیں کہ "مومن کیلئے عبدیت سے بڑھ کر کوئی کامل وصف نہیں"۔ (الرسالۃ القشیریہ)

اسی وجہ سے اللہ کریم نے شب معراج اپنے حبیب کریم ﷺ کو سب سے اعلیٰ مقام عطا فرما کر لفظ عبد سے یاد فرمایا۔ اسی اعلیٰ وصف عبدیت کو آپ ﷺ نے شب معراج پسند کیا۔

(حوالہ مذکورہ و مفاتیح الغیب)

یہ بھی خوب ایمان افروز بات ہے کہ عبدکی بجائے عبدہٗ فرمایا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ بقول اقبال لاہوری:

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

☆ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا:

ایں خورد گردد و پلیدی زیں جدا
آں خورد گردد ہم نور خدا

شبِ معراج

کیا بات تھی اللہ اکبر شب معراج
سب راتوں سے افضل و برتر شب معراج
ہلتی رہی زنجیر رہا گرم بھی بستر
لوٹ آئے نبی عرش پہ جا کر شب معراج
جنت میں تھی دھوم مبارک ہو کہ آئے
اللہ سے ملنے کو پیمبر شب معراج
موسیٰ تو گئے طور پہ دیدار کی خاطر
اور آپ ملے عرش پہ جا کر شب معراج
بے ہوش تجلی سے ہوئے حضرت موسیٰ
اور آپ گئے پردہ کے اندر شب معراج
کہتے ہیں بشر آئیں نبی پھر سے جہاں میں
کہتے ہیں ملک ہوتی مکرر شب معراج

نکتہ دوم یہ ہے کہ لفظ عبد واضح کر رہا ہے کہ سیر معراج روحانی (نیند میں) نہیں بلکہ جسمانی بحالت بیداری تھی کیونکہ اس لفظ کا اطلاق جسم اور روح دونوں پر ہوتا ہے۔ (ملخصاً عام کتب تفسیر)

لیلاً: نکرہ لانے کا ایمان افروز بیان سابقہ سطور میں ہو چکا ہے۔

بارکنا حوله: جس کا ارد گرد ہم نے بابرکت بنایا یعنی اسے خوب برکات سے نوازا۔ وہ برکات دینی بھی ہیں اور دنیاوی انہار و پھلدار بنایا ہے۔ حضرات انبیاء کرام کا مرکز اور لاتعداد مزارات انبیاء عظام علیہم السلام موجود ہیں۔ یہ اس کی بیرونی برکات ہیں اس کے اندر کا کیا عالم ہوگا؟

من آیاتنا: کہ ہم انہیں اپنی آیات دکھائیں۔ سورہ النجم میں فرمایا: لقد رای من آیات ربه الکبریٰ۔ آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

انه هو السميع البصير: انه هو ضمیر کا مرجع باری تعالیٰ اور عبد کامل محمد مصطفےٰ بھی ہے۔ یعنی اللہ نے فرمایا ”وہی (آپ ﷺ) ہمارا کلام سننے والے اور ہماری نشانیاں اور ذات اقدس کا دیدار کرنے والے ہیں“۔

معراجِ پاک اصلاحِ اعمال وعقائد کا مجموعہ ہے

واقعہ معراج بے شمار مسائل واحکام اور اعمال وعقائد کا مجموعہ ہے۔ اس میں اصلاحِ اعمال وعقائد کے واضح پہلو موجود ہیں۔ رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھنا، یعنی آپ ﷺ کا مدین شجرہ موسیٰ کے پاس نفل ادا کرنا۔ (روح البیان)

☆ خود موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا۔ (صحیح مسلم)

☆ بیت اللحم جائے ولادت عیسیٰ پر نفل ادا کرنا۔ (سنن نسائی، ابن کثیر)

☆ مزار حضرت خلیل اللہ پر نفل پڑھنا۔

(سیرت حلبیہ جلد ۲، روح البیان)

☆ ہجرت گاہ مدینہ میں نماز ادا کرنا۔ (نسائی)

☆ طور سینا کے مقام پر نماز پڑھنا۔ (شرف مصطفےٰ ﷺ نسائی)

☆ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر نماز ادا کرنا۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ پھر آسمانوں پر بھی ملاقات کرنا۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ جنت کی سیر ودوزخ کا مشاہدہ کرنا۔ ☆ مشاطہ فرعون (لونڈی) کی قبر سے خوشبوؤں کا آنا۔ (ابن کثیر وغیرہ، شرف مصطفےٰ ﷺ)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عرض کرنے پر نمازیں کم کرانا۔ (مشکوٰۃ)

☆ اہل مکہ کے قافلوں کے آنے کے اوقات وحالات بیان کرنا وغیرہ......

قارئین محترم! ان تمام واقعات سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو عقیدۂ حیات النبی ﷺ اور اہمیت قبور کے منکرین ہیں۔ نیز متبرک واہم مقامات بالخصوص مولد مبارک جائے ولادت کے مکان پر نوافل پڑھنے سے روکتے ہیں اور توسل کے انکاری ہیں۔ آپ کی قوت سماعت وبصارت کو کماحقہ نہیں مانتے۔ وغیرہ وغیرہ

(از: فاضل شہیر مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی)